نغمہائے نورانی

تصنیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

صاحبزادہ وجانشین

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نغمہائے نورانی

اسم تاریخی

نغمہائے نورانی

۱۴۲۳ھ

تصنیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

صاحبزادہ وجانشین

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تفصیلاتِ کتاب

نام کتاب	......	نغمہائے نورانی
شاعر	......	حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمن قاسمی
نظر کردہ	......	حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن صاحب دامت برکاتہم صدر مدرس الجامعۃ الاسلامیۃ دار العلوم حیدرآباد خطیب جامع مسجد ملے پلی، حیدرآباد صاحبزادہ حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ
اصلاح شعر و سخن	......	حضرت رحمٰن جامی زیدت الطافہم
صفحات	......	۶۲
تعداد	......	ایک ہزار
سنہ اشاعت	......	۱۴۲۹ھ م ۲۰۰۸ء
کتابت و طباعت	......	شکیل کمپوزنگ سنٹر و عائش افسیٹ پرنٹرس روبرو ملک پیٹ فائر اسٹیشن، متصل مسجد رضیہ، جدید ملک پیٹ، حیدرآباد فون: 9391110835, 9346338145
قیمت	......	20/- روپے
بہ اہتمام	......	سید عبدالسلام شکیل

اِنتساب

امی جان محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ مدظلہا
اور
والد ماجد سلطان العارفین
حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
اور
اساتذۂ دین ونعمت

کے نام معنون کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں جن کی تعلیم وتربیت اور توجہات اور دعاؤں کے سبب یہ منظوم کلام زیبِ قرطاس ہے۔

خادم الاولیاء
حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمن
صاحبزادہ حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ

فہرست مضامین

سلسلہ	عنوان	صفحہ
۱	سخن اولین	۶
۲	اظہار خیال .... جناب رحمٰن جامیؔ صاحب	۸
۳	ہدیۂ تشکر	۹
۴	تبصرہ	۱۰
۵	تشکر و امتنان	۱۳
۶	ایک قطعہ	۱۴
۷	خیال جمال	۱۵
۸	اللہ کے نام کا نور	۱۶
۹	حمد باری تعالیٰ وجود ساری	۱۷
۱۰	حمد رب العالمین	۱۸
۱۱	حمد رب العزت جل جلالہ	۱۹
۱۲	شانِ توحید	۲۰
۱۳	تعریف خدا	۲۱
۱۴	اللہ کی بڑائی	۲۲
۱۵	کلمہ طیبہ	۲۴
۱۶	شجرۂ کلمہ طیبہ	۲۵
۱۷	اقرار کلمہ لا الہ اللہ	۲۶
۱۸	نعت شریف	۲۷
۱۹	نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۸
۲۰	نعت شریف	۲۹
۲۱	نعت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم	۳۰
۲۲	نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۳۱
۲۳	نعت شہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم	۳۲

۲۴	نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۳۳
۲۵	شمع نبوت صلی اللہ علیہ وسلم	۳۴
۲۶	نعت محبوب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم	۳۵
۲۷	نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم	۳۶
۲۸	نعت بحر رحمت صلی اللہ علیہ وسلم	۳۸
۲۹	نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	۳۹
۳۰	نعت اور دعا	۴۰
۳۱	نعت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم	۴۱
۳۲	نعت رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم	۴۲
۳۳	نعت شہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم	۴۳
۳۴	نعت معلوم اعظم صلی اللہ علیہ وسلم	۴۴
۳۵	نعت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم	۴۵
۳۶	نعت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم	۴۶
۳۷	تحفہ سلام	۴۷
۳۸	میر کارواں (حالات حضرت صوفی غلام محمدؒ)	۴۸
۳۹	نوازش کریم	۴۹
۴۰	قطعات	۵۰
۴۱	قطعہ۔ شعر	۵۱
۴۲	قطعہ	۵۲
۴۳	قطعہ	۵۳
۴۴	اہمیت تعلیم و تربیت	۵۴
۴۵	یافت و شہود	۵۵
۴۶	یافت و شہود	۵۶
۴۷	قطعہ	۵۷
۴۸	خصوصی نصائح	۵۸
۴۹	احوال اپنے	۵۹
۵۰	حقیقت اور دعا	۶۰
۵۱	دعائے خاص	۶۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سخنِ اوّلین

نغمہائے نورانی احقر کا مختصر منظوم کلام ہے۔

یکم اگست ۲۰۰۲ء جمعرات کی شب والد ماجد حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ بشارہ ہوا، اشارہ ملا، اس گفتگو کا ایک جملہ یہ تھا بعض حضرات کیلئے نظم ونثر دونوں برابر ہوتے ہیں نا، میں نے کہا ہاں! تو فرمایا بس اب آپ شعر لکھیں اور ''کلام غلام'' پیش نظر رکھیں۔

احقر کو نہ علم عروض وقوافی سے واقفیت، نہ کوئی فنی کتاب زیر تعلیم، مبادئ شعر گوئی سے بھی نا آشنا، مگر خواب سے بیداری کے بعد وجدان لہرانے لگا، بے ساختگی کے ساتھ زبان سے نکلنے والے الفاظ شعر کا روپ لینے لگے، قلم چلنے لگا، شدید احساسات بصورت کلام وزن شعر لینے لگے موہبت زیادہ، اکتساب کم۔

مشاغل کی کثرت کے باوجود برادر محترم مولانا جمال الرحمٰن صاحب زیدت الطافہم اور حضرت رحمٰن جامی صاحب زیدت عنایاتہم سے اصلاح لینے کے بعد یہ مختصر منظوم کلام پیش ہے۔

ایک جگہ حضرت والد ماجدؒ کے کلام ''کلام غلام'' کے تعارف کے ضمن میں امیر ملت حضرت مولانا حمید الدین صاحب حسامی عاقلؔ مدظلہ العالی بانی و مہتمم جامعہ اسلامیہ دارالعلوم حیدرآباد نے تحریر فرمایا کہ اشعار کا مجموعہ ہدیہ ناظرین ہے اشعار وارداتِ قلبی اور شاعر کے اندرونی احساسات کے ترجمان ہوتے ہیں اسلئے بسا اوقات

قاعدے اور قانون سے بے نیاز بھی ہو جاتے ہیں اصل چیز شاعر کا خیال ہے رہا وزن عروض و قوافی کی پابندی، یہ اشعار کی زینت و زیبائش تو ہو سکتے ہیں لیکن اصل شعر نہیں۔ حکماء نے تو شعر کیلئے وزن کی شرط بھی نہیں رکھی تاہم حضرت کے اشعار بڑی حد تک قواعد وضوابط کے تحت اپنے احساسات قلبی کو دوسروں کے قلوب میں مرتسم کرتے ہیں۔

نفس کلام کی حد تک شاید کچھ یہی معاملہ قریب قریب احقر کے ساتھ ہے اور ان منظومات[1] کے بارے میں مولانا آصف صاحب ندوی زیدت الطافہم کا ہلکا پھلکا مختصر تبصرہ آ گیا تھا جو نمبر[2] میں پیش کیا جا رہا ہے اس لئے کہ نفس کلام اور مصنف کے بارے میں جو چند باتیں سپرد قلم کردی ہیں وہ بس ہیں۔

نغمہائے[1] نورانی کے بارے میں برادرِ عزیز حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمٰن صاحب زیدت الطافہم صاحبزادہ حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ خطیب جامع مسجد ملے پلی حیدر آباد و صدر مدرس و استاذِ حدیث جامعہ اسلامیہ دار العلوم حیدر آباد نے فی البدیہ بصورتِ تاثر و دعا چند شعر لکھے تھے اور پھر اب نغمہائے[2] نورانی کے بارے میں ہمارے اشعار کی ممکنہ اصلاح کے بعد فوری طور پر پھر ایک تاثر، دعا اور نیک توقعات کا اظہار کیا ہے۔ عدیم الفرصتی کے باوجود مقدور بھر اصلاح فرمائی ہے جس پر احقر شکر گزار اور دعا گو ہے۔

ملک کے نامور شاعر و ادیب جناب رحمٰن جامی صاحب زیدت الطافہم سے خط و کتابت اور مراسلت کے ذریعہ بھرپور اصلاح کرائی گئی جہاں اپنی مراد باقی رکھنا ضروری تھا اس کو ویسے ہی رکھدیا گیا۔ ہم جناب رحمٰن جامی مدظلہ کے شکر گزار ہیں۔

صاحبانِ فن اور نقادان شعر و ادب کو اس میں قابل اصلاح چیزیں ملیں گی، اگلی اشاعتوں میں انشاء اللہ ان نقائص کو دور کرنے کی مقدور بھر کوشش کی جائے گی۔

عارض

شاہ محمد کمال الرحمٰن قاسمی

صاحبزادہ حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ

اظہار خیال

معروف وممتاز شاعر جناب رحمٰن جامیؔ

مولانا محمد کمال الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کے تحائف ملے ساتھ ہی خط کی صورت میں تحریر دِل پذیر بھی ملی۔ جی اس قدر خوش ہوا کہ رات بھر خوشی سے سو نہ سکا' اس کا دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ آپ کی مرسلہ کتابوں کا مطالعہ کرتا رہا۔

خوشی اس بات کی بھی ہوئی اور (جو فطری تھی) کہ ایک مولوی کے اندر سے ایک شاعر دریافت ہوا اور مجھے اس شاعر سے مل کر بے حد مسرت ہوئی۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کی پر اثر تقریروں کی طرح آپ کی منظوم تحریروں سے بھی عوام الناس فائدہ اٹھا سکیں گے۔ میری طرف سے دلی مبارکباد۔ باقی آئندہ۔ دعاؤں میں ناچیز کو یاد رکھئے گا۔

مخلص

رحمٰن جامی

ہدیۂ تشکر

آپ نے کی میری پذیرائی
نیند کیوں رات بھر نہیں آئی

مجھ میں شاعر کی جو ہوئی دریافت
ہے بزرگوں کی یہ مسیحائی

آپ کی آنکھ جو نہ لگ پائی
تھا تقاضائے خامہ فرسائی

شکریہ اس کا حضرت جامؔی
یہ جو اصلاح شعر فرمائی

......☆☆☆☆☆......

نغمہائے نورانی

(۱)

(تبصرہ)

خصوصی شاعری اکتسابی وسندی نہیں بلکہ وہبی دولت ہے، لیکن یہ دولت اگر تصویر بتاں کھینچنے میں لگ جائے تو ٹھکانہ گمراہی سے ہوتا ہوا جہنم پر ملتا ہے، اور اگر یہ دولت تعمیری، مثبت اور ایجابی ہو تو نعمت بن جاتی ہے اور رب کی رضا کا پروانہ دلاتی ہے۔ اسلام نے ایسی ہی کارآمد شاعری کو پسند کیا ہے اور اس کی بہترین مثالیں خود عہدِ رسالت میں ملتی ہیں۔ حضرت حسان بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ یہ عہد اسلامی کے نقیب شعراء ہیں جن کی شاعری شعر گوئی ہی نہیں بلکہ حقیقیت بیانی و حق گوئی تھی اور بعد کے ادوار میں بھی یہ سلسلہ خیر چلتا بڑھتا رہا۔ اور مسلمانوں نے ہر ہر زبان میں شعری دنیا میں حق گوئی چھوڑی ہے۔

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن قاسمی ندوی، جانشین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ (خطیب مسجد خدیجہ ٹولی چوکی، حیدرآباد) محتاج تعارف نہیں، خدا نے آپ میں

گونا گوں خصوصیات ودیعت فرمائی ہیں۔تحریری دنیا میں' ماہنامہ ''الکمال'' کے مدیر رہ چکے ہیں اور خطابت و بیان سے ایک امت راہ یاب ہورہی ہے، صاحبِ نسبت و صاحب حال بھی ہیں اسی لئے ''خانقاہی'' طرز پر اصلاحی مجالس منعقد ہوتی رہتی ہیں۔اضلاع ودیہات میں دعوتِ دین کے اسفار کا سلسلہ ہوتا رہتا ہے اور ان تمام دینی کوششوں میں سلسلۂ تصنیف وتالیف بھی ہے جو کہ مدام جاری رہتا ہے۔

یہ مجموعہ بقول مفکر اسلام مولانا علی میاں نور اللہ مرقدہ بقامت کہتر بقیمت بہتر کے مصداق ہے۔اس میں کمیت سے زیادہ کیفیت کا حصہ ہے۔''عرفان نفس''، ''انکار خودی'' جو معرفت کے کلید ہیں اس میں موجود ہیں۔ بڑا حصہ نعت رسول ﷺ کا ہے حمد ودعا کے ساتھ دیگر عناوین وموضوعات پر بہترین نظمیں بھی ہیں۔

یہ مجموعہ بجائے ''آورد'' کے ''آمد'' کا حسین گلدستہ ہے۔تکلف کے بجائے آوازِ فطرت سے اور خود حضرت نے پیش لفظ میں لکھا ہے کہ ''بے ساختگی کے ساتھ زبان سے نکلنے والے الفاظ شعری روپ لینے لگے قلم چلنے لگا شدید احساسات بصورت کلام وزنِ شعر لینے لگے۔موہبت زیادہ اکتساب کم''۔

آپ کے اشعار میں ندرت بھی ہے جدت بھی ہے' تراکیب واستعمالات اور تعبیرات ایک وجد پیدا کرتی ہیں، نعت نبی ﷺ کے یہ اشعار

صرف اتنی سی ہے آرزو ☆ نخل امید ہو بارور
اُڑ کے جاتا دیارِ نبی ﷺ ☆ ہوتے بازو میں گر بال و پر
ان کے در پر کمالؔ حزیں ☆ ختم ہو زندی کا سفر

آرزوئے مدینہ کا یہ شعر ملاحظہ کیجئے۔

میرے آنسو اگر بن کے ٹپکیں گہر
ہم لٹا کے یہ لعل و گہر جائیں گے

اور اصلاحی نظم کے یہ شعر بہت کچھ اشارات دیتے ہیں۔

باتیں سب کی عالی عالی ☆ علم و فن سے خالی خالی
عرفاں کا یہ حال ہے لوگو ☆ کورا کاغذ جالی جالی
محنت کا تم نام نہ لینا ☆ جیسے ملک دکن کے والی
لاش ہو جیسے کفن سے باہر ☆ ابن آدم شرم سے خالی
قلب وروح کی حالت کیسی ☆ کیڑ ہو جیسے ڈالی ڈالی

طباعت بہت ہی عمدہ و بہتر ہے اور ٹائٹل تو دیدہ زیب و جاذب نظر ہے۔

محمد آصف ندوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تشکر و اِمتنان

از عطاءِ ربانی اور فیوضِ یزدانی
فیضِ مرشدی پایا در علومِ احسانی
پوچھا اسمِ تاریخی تو کہا برادر نے
فضلِ حق سے آیا ہے نغمہائے نورانی

۱۴۲۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آؤ بتاؤں میں تمہیں کیا بات مل گئی
روحانی سلسلوں کی مناجات مل گئی
ہاں ہاں بتاؤں دن بھی ملا رات مل گئی
علم و عمل خلوص کی سوغات مل گئی

خیالِ جمالؔ

نقش ثالث کی بھی اچھی شان ہے
حمد و نعتیں گویا اس کی شان ہے

بیشتر اشعار میں عرفان ہے
عبد و رب کی واقعی پہچان ہے

حبِ حق حب نبیؐ اس میں عیاں
اہل حق کا خاص یہ فیضان ہے

حق کو پانا دیکھنا بھی خوب ہے
یہ کمالی سلسلہ کی شان ہے

کیسے عمدہ شعر ہیں دیکھو جمالؔ
معرفت کا گویا خوشبودان ہے

اللہ کے نام کا نور

ہلکے پھلکے زبان پر ہیں، نہیں ہیں پڑھنے میں دشوار
اس کے سارے لفظوں سے، ہے ذات باری کا اقرار

اسم اعظم اسمیں پنہاں ، اسکی قوت رشک سلماں
بسم اللہ کی شان نرالی ، پُرعظمت ہے پُرانوار

رحمت اس کی عام بھی ہے، اور رحمت اس کی تام بھی ہے
ظاہر باطن ہر پہلو سے ، سب کا سب شہکار

بسم اللہ کی برکت دیکھو ، ہم نے پایا اس کا کمال
دونوں عالم اس سے روشن ، اس سے جگمگ سنسار

حمد باری تعالیٰ وجود ساری

ہر چیز کوہِ طور ہے ہر لحظہ شمع طور
ہر جا ترا ہے نور ہر جا ترا ظہور

کامل ہے تیری ذات کامل تری صفات
میں کیا ہوں بات کیا ہے ناقص مرا شعور

میں نے تجھے تو ہر دم مولیٰ قریب دیکھا
دنیا یہ کہہ رہی ہے مسکن ہے تیرا دور

رحمت کے واسطے سے کرتا ہوں اک دعا
رسوا نہ کر کمالؔ کو یا رب تیرے حضور

حمد رب العالمین

پاک اس کی ذات ہے زادہ و زائندہ نہیں
وہ بہت اعلیٰ صفات اور رب العالمین

وہ ہے رب العالمین میں عبد رب العالمین
ہے وجود اس کی حقیقت، میری حقیقت ہے نہیں

کس قدر شیریں حقیقت اور بے حد دلنشیں
جلوہ اس کا ہر جگہ ہے اور شہ رگ سے قریں

کلمۂ توحید کی تصدیق کا ہے یہ کمال
قائل توحید کو ملتی ہے فردوس بریں

حمد رب العزت جل جلالہ

وہی دل میں ہے اور وہی جان میں
وہ ہر ایک شئے میں نئی شان میں

ہوں بارش کے قطرے ، سمندر کی لہریں
اُنہی کے کرشمے ہیں طوفان میں

وَفی کُلِ شیٔ لہ آیۃ
وہی کوہ و صحرا بیابان میں

کمالِ نظر ہو تو ہے دیکھنا
کیسے کمالات انسان میں

شانِ توحید

غیر حق سب امر کن سے ہے عیاں
نور رب سے ہے عیاں سارا جہاں
وہ صفات کاملہ سے متصف بے رنگ ہے
ہیں جہاں میں اس کی پھیلائی ہوئی نیرنگیاں
اول و آخر وہی ہے خوب اس پر غور کر
ظاہر و باطن وہی ہے اس سے ہے نور جہاں
نقص سے ہے پاک اسکی ذات ہے وہ باکمال
خوب سمجھو خوب جانو شان اسکی بے مثال

تعریف خدا

تو مالک جہانوں کا اللہ تعالیٰ
تری ذات اعلیٰ تری ذات اعلیٰ
تو خالق ہے مالک ہے معبود ہے تو
تو رب حقیقی ہے مولیٰ تعالیٰ
ترا حکم نافذ نہ ہو گر جہاں میں
کوئی شی نہ ہوگی نہ ادنیٰ نہ اعلیٰ
سبھی فیصلے تیری حکمت سے پُر ہیں
کوئی ہم کو تجھ سے نہ شکویٰ نہ نالہ
اے اللہ تجھ میں ہے تیرا کمال
تو ہی ہے مقدس بلند اور بالا

(اللہ کی بڑائی)

ایک حمد لکھی درود کی پڑھکر
نعرہ ہے اپنا پھیلاؤ گھر گھر
اللہ اکبر اللہ اکبر

شکر خدا ہے علم صحیح پر
مرنا نہیں ہے اب مال و زر پر
اللہ اکبر اللہ اکبر

دنیا ہے ساری قدرت کا محور
ہر ایک ذرہ ہے اسکا مظہر
اللہ اکبر اللہ اکبر

برگ و بر پر خشک و تر پر
ہر ہر شجر پر اسکے ثمر پر
اللہ اکبر اللہ اکبر

شمس و قمر پر شام و سحر پر
قبضہ ہے تیرا نفع و ضرر پر
اللہ اکبر اللہ اکبر

یہ درس مجھکو ہو جائے از بر
سر کو جھکاؤں بس تیرے در پر
اللہ اکبر اللہ اکبر

کمالؔ اب دعا کرائے رب اکبر
ہو وقت آخر میری زباں پر
اللہ اکبر اللہ اکبر

کلمہ طیبہ

کلمہ طیبہ دین و ایمان ہے
کلمہ طیبہ عشق و عرفان ہے

کلمہ طیبہ جان ایمان کی
کلمہ طیبہ روح پہچان کی

کلمہ طیبہ عدل و میزان ہے
کلمہ طیبہ مغزِ قرآن ہے

کلمہ طیبہ وجہ وجدان ہے
کلہ طیبہ درسِ قرآن ہے

کلمہ طیبہ بات رحمٰن کی
کلمہ طیبہ حق کا احسان ہے

شجرۂ کلمہ طیبہ

حضرت حقؒ نے اسے شجرۂ طیب کہا
درز میں ہے بیج اس کا اور شاخیں فی السماء

اس کی جڑ انسان کے باطن میں ہے سرنہاں
نیز شاخیں اور ثمرہ آسمانوں میں عیاں

پہلے اس کی شاخ کو دل کی زمیں میں بوئیے
اقرار اس کا از زباں تصدیق در دل جوئیے

جب ہوئی تنصیب اس کی ہم کو یہ کرنا ہے کام
کیجئے پانی ہوا اور ، روشنی کا انتظام

ہو شریعت یا طریقت یا معارف کا کمال
ان سبھوں میں آپ رکھیئے راہِ اوسط کا خیال

دیکھئے سب سے بڑھ کے ہوگی یہ ندرت کی بات
مل ہی جائے گی وہاں نعمت دیدارِ ذات

جب کبھی ہوجائیں گی یہ ساری چیزیں باکمال
تا ابد پھر اس کے سائے میں رہوگے تم نہال

نوٹ : کلمۂ طیبہ کو آیت میں شجرۂ طیبہ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ قادری اور کمال اللٰہی تعلیمات کی رو سے اس کی اجمالی ترجمانی منظوم روپ میں !!

اقرار کلمہ لا الہ الا اللہ

کنت کنز کا ہے اظہار
اس مستی سے ہوں سرشار
لا الہ الا اللہ
اس کی قیمت کیا کہنے
دھن دولت ہے اس پہ نثار
لا الہ الا اللہ
فضل خدا کا ہے طالب
قلب و زباں سے کر اقرار
لا الہ الا اللہ
راز بتاؤں کیا اِس کا
نار کو کردے یہ گلزار
لا الہ الا اللہ
کمال اس کا عجیب تر ہے
اہل ایماں کا ہے حصار
لا الہ الا اللہ

نعت شریف

مرے دل میں وہ مہماں اللہ اللہ
جن کی خاطر زمیں آسماں اللہ اللہ

اللہ اللہ وہ آستاں اللہ اللہ
اس پہ قربان دونوں جہاں اللہ اللہ

جو حاضر ہو دربار سرکار دو عالم ﷺ
بنے اس کی قسمت وہاں اللہ اللہ

حقیقت ہے یہ کوئی مانے نہ مانے
کہ ہیں آپ سرِ نہاں اللہ اللہ

بہ روز قیامت بہ فضل الٰہی
ان کی رحمت بنے سائباں اللہ اللہ

نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

وہ دانائے راز زمن بن کے آئے
جہاں میں وہ روح چمن بن کے آئے

کلام ازل کی کرن بن کے آئے
شہنشاہ نطق و سخن بن کے آئے

دنیا کے سارے بتوں کو گرانے
امام الامم بت شکن بن کے آئے

خدا کی شراب محبت پلانے
وہ ساقی باد کہن بن کے آئے

ہے اُمید مجھ کو کمالؔ محمد ﷺ
سر حشر سایہ فگن بن کے آئے

نعت شریف

یہ ممکن ہے بے مال و زر جائیں گے
ارض طیبہ میں آقا کے گھر جائیں گے

ہو جو منظور مولیٰ اگر حاضری
اک نہ اک دن نبی کے نگر جائیں گے

ساری دنیا کے رنج و الم دور ہوں
روضۂ مصطفیٰ پر اگر جائیں گے

ہو خوشی یا غم دل بہرحال ہم
حق کی مرضی کے زیراثر جائیں گے

میرے آنسو اگر بن کے ٹپکیں گہر
ہم لٹا کے یہ لعل و گہر جائیں گے

میرے اللہ دے مجھکو عشق رسول ﷺ
دیکھنا کیسے پھر ہم نکھر جائیں گے

نور قلب و محبت اطاعت خلوص
لیکے سرمایہ اہل نظر جائیں گے

مل نہ پائے شفاعت اگر حشر میں
الٰہی یہ بندے کدھر جائیں گے

کملی والے شہ انبیاء کا کمال
ہم بھلے ہیں برے ہیں مگر جائیں گے

نعت حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم

میں بے چین ہوں غم کا مارا حضور
اک نظارہ نظارہ نظارہ حضور

آپ کی ذاتِ اقدس ہے ذی معجزات
کیوں گواہی نہ دیں سنگ و خارا حضور

انشقاق قمر معجزے کا ظہور
چاند جس سے ہوا ہے دو پارا حضور

نہیں کوئی بے شبہ دارین میں
آپ سا خلق میں حق کا پیارا حضور

ساری خلقت جمع جبکہ ہوگی وہاں
ہوں کمال آپ کے آشکارا حضور

نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ہے جس کے پاس عظمت و طاعت رسول ﷺ کی
وہ چل رہا ہے حسب ہدایت رسول ﷺ کی

انسانیت کو راہ پہ لانے کے واسطے
بے شبہ لازماً تھی ضرورت رسول ﷺ کی

یہ کیسا انقلاب تھا تیئس سال میں
اندازہ کیا ہو کیسی ہے محنت رسول ﷺ کی

اعیان حق میں خاص ستارے رسول ﷺ ہیں
ہم کیا بتا سکیں گے نہایت رسول ﷺ کی

یہ آب و گل کا ڈھیر کسی کام کا نہیں
خالی ہو گر کمالؔ سے نسبت رسول ﷺ کی

نعت شہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم!!

نبی تاجدارِ حرم بن کے آئے
سراپا وہ رحم و کرم بن کے آئے

سبھی کو ہے تسلیم ان کا یہ رتبہ
وہ بعد از خدا محترم بن کے آئے

کمالات سے ان کے حیرت میں میں ہوں
محمد جمیل الشیم بن کے آئے

سماء نبوت کے مہر درخشاں
وہ فیضان نورِ قدم بن کے آئے

میں لکھتا رہوں خوب نعتیں نبیؐ کی
یہ ممکن ہے طاقت قلم بن کے آئے

کمالؔ اپنا سب کچھ انھیں پر لٹادے
محمد شفیع الأمم بن کے آئے

نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

لکھ رہا ہوں آج اک نعت رسولؐ
ائے خدائے پاک اس کو کر قبول

رنگ و رونق اور خوشبو خاص ہے
خوب ہے گلشن عالم کا پھول

ہاں بنا سکتا ہوں سرمہ عاشقو
گر میسر ہو مجھے طیبہ کی دھول

صدقۂ اجلالِ اصحابِ رسول ﷺ
حشر میں ہوجائے مقصد کا حصول

اللہ اللہ قدرتِ حق کا کمال
میرے دل میں کچھ تو ہے عشقِ رسول

شمع نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

زندگی مل گئی بندگی کے لئے اور کیا چاہئے آدمی کے لئے
زندگی کی یہ نعمت عجب چیز ہے اس جہاں میں خدا آگہی کے لئے

نورِ شمس و قمر یہ زمیں آسماں یہ چمن یہ فضائیں یہ سارا جہاں
وجود و عالم ہیں جن کے سبب کیوں نہ ہوں ہم بھی ایسے نبیؐ کے لئے

گمرہی کی شبِ تار بڑھتی گئی اور جب راہبر راہزن ہو گئے
ایک شمع نبوت ہوئی جلوہ گر روشنی کے لئے رہبری کے لئے

ہیں شفیع الامم اپنے پیارے نبیؐ روزِ محشر رہیں گے سہارے نبیؐ
کام آئیں گے ان سخت لمحوں میں بھی جب کہ کوئی نہ ہوگا کسی کے لئے

ان کے دامن سے وابستہ رہیئے کمالؔ اور طاعت سے ہرگز نہ منہ موڑیئے
بس یہی راز ہے ہم سبھی کے لئے دو جہاں میں خدا کی خوشی کے لئے

نعت محبوب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم

نہیں کوئی سر نہاں اللہ اللہ
یہ بالکل کھلا ہے بیاں اللہ اللہ

مجھے بھیجنا ہے سلام و درود
میں عنبر سے دھولوں زباں اللہ اللہ

تقاضہ مسلسل ہے یہ روح کا
بہت جلد پہنچوں وہاں اللہ اللہ

ہوئی تیز دیدار سے دل کی دھڑکن
مسلسل ہیں آنسوں رواں اللہ اللہ

غلام اپنے آقا کے ہمراہ ہونگے
کمال انکے ہونگے عیاں اللہ اللہ

نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ ہیں شاہ ہدیٰ ، آپؐ کا اونچا مقام
میں ہوں اک ادنیٰ فقیر ، اور ہوں ادنیٰ غلام
آپؐ سراپا درود آپؐ سراپا سلام

رہبر عالم ہیں آپؐ ، رحمت عالم ہیں آپؐ
آپؐ پہ کامل ہوا خُلق کا اعلیٰ نظام
آپؐ سراپا درود آپؐ سراپا سلام

مہبط قرآن ہو ، ہدیۂ ذیشان ہو
آپؐ ہیں امی لقب آپؐ پہ اترا کلام
آپؐ سراپا درود آپؐ سراپا سلام

سرورِ کونین ہو ، رحمت دارین ہو
آپؐ سراپا کرم ، آپؐ کا فیضان عام
آپؐ سراپا درود ، آپؐ سراپا سلام

آپؐ ہیں ختم الرسل ، آپؐ ہیں خیرالانام
آپؐ سے تکمیل دیں ، آپؐ پہ نعمت تمام
آپؐ سراپا درود ، آپؐ سراپا سلام

آپؐ کو جو مان لے ، ہے وہ بہت محترم
جو آپؐ کا منکر ہوا ، کچھ نہیں اسکا مقام
آپؐ سراپا درود ، آپؐ سراپا سلام

آپؐ کے دربار میں جب بھی ہو حاضر کمالؔ
عرض کرے ڈھنگ سے خوب درود و سلام
آپؐ سراپا د رود آپؐ سراپا سلام

نعت بحرِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم

آپ ہی کی نعت کی کرنی ہے بات
ہے اسی میں میری روحانی حیات

واہ ان کا شاہ کار زندگی
غور کیجئے تا بہ حد ممکنات

جز و کلمہ گر پڑھوں کافی نہیں
آپ پہ موقوف ہے میری نجات

صنعت کون و مکاں میں غور کر
ذات ان کی کس قدر عالی صفات

گرچہ ہوں بے کمال لیکن ہے یہ دعا
ان کی نگاہ خاص کے دیکھوں تصرفات

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

یہ سورج سے بڑھ کر ہے انکا اُجالا
رسول خدا کا ہے رتبہ نرالا

یہ نسبت بھی ہوجائے گی خاص ہم سے
جو ہو ہم پہ گر فضل باری تعالیٰ

وہی من رانی سے جلوہ ہیں حق کا
یقیناً ہیں وہ مژدہ حق تعالیٰ

وہ بدر منیر و سراجاً منیراً
صحابہؓ کواکب ہیں پُرنور ہالہ

وہ دیکھو ہے چمکا کمالِ مقدر
برائے شفاعت ملا کملی والا

(نعت اور دعا)

مدینے کی وہ سر زمیں اللہ اللہ
ہے افضل ز عرش بریں اللہ اللہ

شاہ لولاک کا وہ آستانہ جہاں
آتے جاتے ہیں روح الامیں اللہ اللہ

دوست ہو کہ دشمن سبھی کہ اٹھے
نہیں ان سا کوئی نہیں اللہ اللہ

جو مربوط ہیں مجھ میں میرے کمال
راہ سے ہٹ نہ جائے کہیں اللہ اللہ

(نعت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم)

نام انکا ہے ۔ ہر سو ہے انکا اجالا
ان کے کلمہ کا ہر سمت ہے بول بالا

نوازش نوازش کرم مہربانی
ان پہ بے حد ہے انعام باری تعالیٰ

برائے شفاعت بہ اذن الٰہی
یقیناً وہ امت کو دینگے سنبھالا

ہیں ظل الٰہی کرم ہے ان ہی کا
کیسے کیسے نوازا انہیں حق تعالیٰ

ان کے اسوہ پہ چلنا ہے اصل کمالؔ
اگر تم کو بننا ہے اللہ والا

(نعت رحمت مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم)

ہمارے نبیء پاک یقیناً ہیں لا جواب
کیونکر نہ ہوں گے حضرت حق کا ہیں انتخاب

ان پر درود پڑھنے کا ہر دم ہے اشتیاق
پہلے وضو تو کرلیں از چشمہء گلاب

سورج کی ہو کرن کہ ہو رنگین کہکشاں
لگتے ہیں سب کے سب مجھے فیضان آنجناب

اللہ اور رسول عفو کریم ہیں
اللہ جسکو چاہے بخشے وہ بے حساب

مجھ میں ہے کیا کمال انکا ہے سب کمال
اے دوست مجھ میں جو بھی آیا ہے انقلاب

(نعت شہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم)

خوش نودیء رحمٰں کا اظہار محمد ہیں
اسوہ کیلئے سب کی معیار محمد ہیں

اپنوں کیلئے ہیں ہی اوروں کیلئے بھی تو
اخلاق میں سر تا پا کردار محمد ہیں

یہ گلشن ہستی ہو یا اور کوئی عالم
مخلوق میں خالق کا شہکار محمد ہیں

یہ عشق محمد بھی کیا خوب نرالا ہے
کہتا ہوں دل و جاں سے سرکار محمد ہیں

اوج وکمال آپ کا معراج میں کیا کہنے
دیدار ہی دیدار کا معیار محمد ہیں

(نعت معلوم اعظم صلی اللہ علیہ وسلم)

جب آئے لبوں پر وہ نام محمدؐ
پڑھو تم درو د و سلام محمدؐ

حقیقت میں ہیں آپ معلوم آعظم
نہ آیا سمجھ میں مقام محمدؐ

ان ھو الا ہے وحیٔ الٰہی
کلام خد ا ہے کلام محمدؐ

ہے اونچا مقدر کمالؔ آپ کا
رہو تم ہمیشہ غلام محمدؐ

نعت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم

یک دو نہیں صد جان رسول عربی
سب کے سب آپ پہ قربان رسول عربی

ہر مسلمان اسے دل میں لئے پھرتا ہے
آپکی دید کا ارمان رسول عربی

محو حیرت ہیں سبھی انگشت بدنداں انساں
عرش رس کس کے ہیں مہمان رسول عربی

روز محشر ہو شفاعت کا سہارا آقا
اور تو کچھ نہیں سامان رسول عربی

برکت نعت سے ہو جائے کمال رحمس
شامل زمرہء حسان رسول عربی

نعت حضور پرنور

قرآں کی شرح و بیاں ہیں حضورؐ
حقیقت میں راز نہاں ہیں حضورؐ

سر وحدت کی ہیں آپ شمع ازل
مکاں لامکاں کے نشاں ہیں حضورؐ

شہنشاہ کون و مکاں آپ ہیں
مقتدائے زمیں آسماں ہیں حضورؐ

حمد حق کی سراپا زباں آپ ہیں
آپکی ساری دنیا ثنا خواں حضورؐ

یہ ہے آپ ہی کا کمال آنحضورؐ
میں ہوں آپکا اک ثنا خواں حضورؐ

تحفہ سلام

روئے پُر جمال کو خوئے خوشخصال کو
فضل ذوالجلال کو نقش لازوال کو

السلام السلام
السلام السلام

رشکِ دو جہان کو شاہِ مرسلان کو
آسِ عاصیان کو سب پہ مہربان کو

السلام السلام
السلام السلام

مہر پُر جمال کو ماہ بے مثال کو
نورِ لازوال کو آپ کے کمال کو

السلام السلام
السلام السلام

میر کارواں

(حالات حضرت صوفی غلام محمدؒ)

ایک مرشد اک مربی ایک میر کارواں
ان کا گرویدہ تھا اس جہاں میں اک جہاں

ہم میں اور ان میں تھا فرق زمین و آسماں
پیکر اخلاق تھے وہ وہ کہاں اور ہم کہاں

ایسا لگتا آپ کو دانائی سکھلائی گئی
ہو شریعت یا طریقت یا معارف کا بیاں

تھے بڑھاپے میں بھی حضرتؒ پیکر ہمت جواں
سب کے سب شیدا تھے انکے کمسن و پیر و جواں

مشعلِ راہ عمل اسلاف کا تھا وہ کمال
چارۂ بیچارگاں و غمگسار و مہرباں

نوازش کریم

کیوں ہوا ہے سوچتا ہوں میرے دل کا انتخاب
کیا ارادہ آپ کا ہے میں بنوں اہل نصاب

مجھ کو یہ کافی نہیں ہے صرف مل جائے ثواب
ہے تقاضہ روح کا یہ رخ سے اُٹھ جائے نقاب

آپکے لطف و کرم سے جذب کا فیضاں ملا
بارگاہ ناز میں ہوجاؤں میں بھی بار یاب

ایک چھوٹی التجا ہے کیجئے اسکو قبول
کھول دے دل پر الٰہی شان کل فی کتاب

راز قرب و وصل مولیٰ منکشف جب سے ہوا
شکر ہے تب سے ہوا ہے دور دل کا اضطراب

دیکھ کر تحریر تیری لوگ کرتے ہیں سوال
حضرت صوفیؒ سے کیسے تم ہوئے ہو فیضیاب

بے نوا کی بات کیا ہے اور کا ہے کا کمال
بخش دے ہمکو کرم سے آخرت میں بے حساب

قطعات

اس زمین و آسماں کے درمیاں
جتنی مخلوقات ہیں سن لو میاں
ان میں انساں کو بڑا رتبہ ملا
اس لئے ہے اس کا ہر دم امتحاں

یہ دنیا ہے کچھ دن کی جائے قیام
نہ کر اس میں تو کوئی کارِ حرام
کہ توشہ بھی ہو آخرت کیلئے
خدارا کچھ ایسا بھی کر انتظام

قطعہ

راہِ وفا میں گرمیِ منزل لئے
پھر رہا ہوں عاشقانہ دل لئے
عشق کے دریا میں اب میں چل پڑا
زندگی کی کشتیِ مشکل لئے

شعر

فئے کے معنیٰ ہیں سایہ کے سایہ ملے
تیری جانب سے نصرت خدایا ملے

قطعہ

کلمہ طیب دل کا سہارا
ممکن اس سے حق کا نظارہ
مومن کا تو نور ہے لیکن
شیطانوں کے حق میں شرارہ

قطعہ

مجملاً میرے اندر سات ہیں ناقص صفات
ذات میری اس لئے ناقص و محدود ہے
خالق و مالک خدا ہے حاکم و رب بھی وہی
اسلئے لاریب سب کا اک وہی معبود ہے

قطعہ

سنگدل مرا اب آگینہ ہوا
محبت کا یہ دل خزینہ ہوا
جواہر کا مخفی دفینہ ہوا
اب کہیں جاکے سینہ یہ سینہ ہوا

قطعہ

بڑھتے بڑھتے رُکے تھے یہ میرے قدم
اُنگلیوں میں تھمایا ادب کا قلم
سہل ہوگئے راہ کے پیچ و خم
فیض رحمٰں سے میرا ہوا دور غم

اہمیت تعلیم و تربیت

ہے کتنا اپنا مونس و غمخوار مدرسہ
رہتا ہے تربیت میں سرشار مدرسہ

فکر اور فن میں روشنی لانے کے واسطے
رکھتا ہے اپنا اور ہی معیار مدرسہ

ہمت کے ساتھ حکمت و اُلفت بھی بے پناہ
دیتا ہے ایسے جوہر بسیار مدرسہ

فطرت کی رہنمائی ہو قدرت کی رہبری
کرتا ہے اور بناتا ہے خوددار مدرسہ

گر ہو کمالِ فن کی طلب زندگی میں پھر
ہوتا ہے تب ہی لائق دیدار مدرسہ

یافت و شہود

محوِ حیرت ہوں در جلوۂ آفتاب
مرے حق میں لگتا ہے وہ بے نقاب

وہ پردہ میں رہ کر بھی بے پردہ ہے
ہے کیسا عجب عاشقانہ نصاب

میں بتلاؤں عرفان کا ضابطہ
بنا آئینہ جو بھی شئے ہے حجاب

یہ پردے اُٹھیں کیجئے کوشش مگر
کتابوں سے اُٹھتا نہیں ہے حجاب

دروسِ ولایت کا دیکھو کمال
کہ لگتا ہے اب مجھ کو پانی شراب

یافت وشہود

ہٹادیجئے اپنے رخ سے نقاب
ہمیں دیکھنا ہے رُخ آفتاب

زمانہ بھی اب چاہتا ہے یہی
نہیں ہیں تو ہوجائیں خانہ خراب

ہو اُنکی عنایت تو ہوجائے گی
تمنا بھی پوری بلا اضطراب

یہ فرقت بہت جلد ہوجائے دور
بہت جلد ہوجائے روز حساب

ہماری نظر میں وہ رکھ دے کماؔل
کُھلے جلد ہم پر محبت کا باب

قطعہ

کھائے جاتا ہے مجھے اعمال نامہ کا خیال
ائے مرے اللہ تو ہی فضل سے مجھ کو سنبھال
کفر و شرک و بدعتوں کے جال سے مجھکو نکال
راہ بخشش کھول ہر ایک کو کردے نہال

قطعہ

یہ قسم حق نے کھائی ہے قرآن میں
ہے ہر اک شخص دنیا میں نقصان میں
بس وہی شخص نقصان سے بچ سکا
جو رہے گا بہرحال ایمان میں

خصوصی نصائح

ہے دستور ان کا جہاں میں نرالا
وہ دیتے ہیں سب کو وجود و سنبھالا

یہ حق کا دیا ہے سبق یاد رکھو
وہی ہے وہی ہے وہی دینے والا

اگر ہم نے حکم الٰہی کو ٹالا
تو ناراض ہوجائیں گے حق تعالیٰ

حفاظت کرو دل کی کیونکہ یہ ڈر ہے
گناہوں سے دل پر نہ لگ جائے تالا

کمالؔ رضائے الٰہی کی خاطر
ہر اک غیر کو میں نے دل سے نکالا

احوال اپنے

تم کو معلوم ہے میں نے دیکھا ہے خواب
تبھی سے ہوا مجھ میں یہ التھاب

انھوں نے میرے حق میں کی ہے دعا
وہ لگتے ہیں مجھکو بڑے مستجاب

ہے حق سے میری یہ دعا صبح و شام
گناہوں سے ہر دم کروں اجتناب

نوازش پہ ان کی ہے حیرت کماآل
ہے ان کا کرم پر کرم بے حساب

حقیقت اور دعاء

جسم و جان و مال تیرا
روز و ماہ و سال تیرا

ہر لحظہ تجلی تیری
جمال تیرا جلال تیرا

راہ حق سے مجھے ہٹا کر
یارب مت دے مال تیرا

یوم قیامت موت عالم
جواب تیرا سوال تیرا

بے حد قربانی سے ممکن
ممکن قرب و وصال تیرا

مولٰی میں ہوں کمال تیرا
محال یارب زوال تیرا

دعائے خاص

یا رب ہوں میں غم کا مارا
کون ہے تیرے سوا سہارا

پیش نظر ہے تیری رحمت
بخشش کا ہو ایک اشارا

یا رب تیری دید عطا ہو
پُر کیف و پُر نور نظارہ

کرم سے تیرے بارش رحمت
مجھ پہ بھی برسائے دھارا

کمالؔ میرا اک بے چارہ
دل ہے اسکا پارا پارا

مصنف کی دیگر مطبوعہ کتابیں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام	اسرار النفس
احوال دل	کلام غلام
ایمان واحسان	دینی باتاں منظوم
بیعت	دواہم مدارج
الفاتحہ	مجاہدہ
ھدایت اور راہ اوسط	خوف الٰہی
طریقہ صلوٰۃ وسلام	نغمہائے نورانی (۱)(۲)(۳)
زکوٰۃ	قربانی
حالات اور تعلیمات محبوب سبحانیؒ	سرزمین دکن میں
کلمہ طیبہ	سورۃ الاخلاص
زندگی میں غم کیوں؟ مصائب کیوں؟ علاج کیا؟	خودشناسی وحق شناسی
الشجرۃ العالیہ	سیدھا راستہ
نجات اور درجات کا راستہ	جنت
سورۃ الکوثر کا پیغام امت مسلمہ کے نام	دو برکت والی راتیں
ملفوظات۔ حضرت شاہ صوفی غلام محمدؒ	عکس جمال نعتیہ کلام
شیطان سے جنگ	دعائیں کس طرح قبول ہوتی ہیں
دعوت وتبلیغ	تقلید کیا اور کیوں
سکونِ دل	تابدار نقوش
مختصر حالات مچھلی والے کمال شاہ صاحبؒ	مکاتیب عرفانی
مکتوبات غلام	دیدۂ دل

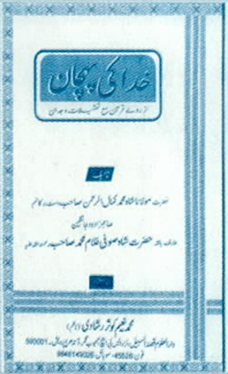

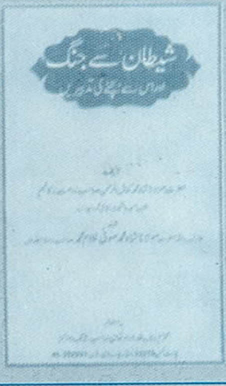

ملنے کا پتہ

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

H.No. 19-4-281/A/39/1, P.O. Falaknuma, Nawab Saab Kunta,
Near Saleheen Colony, Hyderabad - 53. A.P. INDIA
Phone : +91 40 24474680

Designed & Printed at SCC / AISH Offset Printers, Cell: 9346338145, 9391110835